بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

[illegible]

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جسکو یہ تحریر پہنچے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہانتک ممکن ہو اسکی اشاعت کریں اور اپنی آیندہ نسل کیلئے اس کو محفوظ رکھیں اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں"

الوصیۃ

جس میں

حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

کی آخری وصیت درج ہے جو حضور نے حسب منشاء کلام الٰہی اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل

۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کی۔ اور جس کو اب

ابو الفضل محمود قادیان نے عکسی تیار کراکے شائع کیا

ماہ جون ۱۹۳۶ء

رسالہ

الوَصِیَّۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ امّا بعد چونکہ خدائے عزّوجلّ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا۔ اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں جس نے مجھے میری موت کی خبر دے کر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی۔ اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائے گی :-

قَرُبَ اَجَلُکَ الْمُقَدَّرُ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔ قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ۔ وَلَا نُبْقِیْ لَکَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ شَیْئًا۔ وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ۔ جَآءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیٰتِ بَاھِرَاتٍ۔ جَآءَ وَقْتُکَ۔ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیٰتِ بَیِّنَاتٍ

قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَ یَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے۔ اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رُسوائی کا مُوجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے۔ اور ہم ایسے تمام اعتراض دُور اور دفع کر دیں گے۔ اور کچھ بھی اُن میں سے باقی نہیں رکھیں گے۔ جن کے بیان سے تیری رُسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مُخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ اُن میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دے دیں تُو اس حالت میں فوت ہو گا جو میں تجھ سے راضی ہونگا۔ اور ہم کھُلے کھُلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اِس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رُسوائی اور ہتک عزت کا مُوجب ہوں۔ اِس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اوّل یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رُسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دُور کر دیں گے۔ اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہیگا۔ (۲) دُوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دُنیا سے اُٹھا لیں گے اور صفحۂ ہستی سے معدُوم کر دیں گے۔ تب اُن کے نابُود ہونے کی وجہ سے اُن کے بیہُودہ اعتراض بھی نابُود ہو جائیں گے۔

پھر بعد اِس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان میں مندرجہ ذیل

کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کرکے فرمایا :-

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب پر اُداسی چھاجائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائباتِ قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دُنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدّت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گُناہوں سے دستکش ہوجائیں گے خدا اُن پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اِس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کرلیں گے اور اُن راہوں کو اختیار کریں گے جو خُدا کو پسند ہیں اُن کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خُدا نے مجھے مُخاطب کرکے فرمایا کہ تُو میری طرف سے نذیر ہے۔ مَیں نے تجھے بھیجا۔ تا مُجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں۔ اور فرمایا کہ دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ مَیں تجھے اِسقدر برکت دُوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر

٭ اگر دنیا کی آنکھ کھلتی تو وہ دیکھتے کہ مَیں صدی کے سر پر ظاہر ہؤا۔ اور چہارم حصّہ کے قریب اِس چودھویں صدی بھی گزر گئی۔ اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہؤا۔ اور طاعون بھی مُلک میں ظاہر ہوئی۔ اور زلزلے بھی آئے اور آئیں گے۔ مگر افسوس اُن پر جنہوں نے دُنیا سے پیار کیا اُنہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

بہار آئی خُدا کی بات پھر پُوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اُس سے امن میں ہیں۔ سو راستباز بنو اور تقویٰ اِختیار کرو تا بچ جاؤ۔ آج خُدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دِکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خُدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے ✢

خُدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو اُن میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اِس سلسلہ کو پُوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد ✢

یہ خُدا تعالےٰ کی سُنّت ہے۔ اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ[1]۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسُولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خُدا کی حُجّت زمین پر پُوری ہو جائے۔ اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اِسی طرح خُدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن

---

[1] (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اُس کے نبی غالب رہیں گے منہ

اُس کی پُوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قُدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پُہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قُدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قُدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دُوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مُشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابُود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹُوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خُدا تعالیٰ دُوسری مرتبہ اپنی زبردست قُدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اِس مُعجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدّیقؓ کے وقت میں ہُوا۔ جبکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قُدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابُود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اُس وعدہ کو پُورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ

اٰمنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہُوا۔ جبکہ حضرت مُوسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اِس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے مُوافق منزلِ مقصُود تک پہنچاویں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اُس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جُدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مُعاملہ ہُوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک اُن میں سے مُرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خُدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خُدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ اِس لئے تم میری اِس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک مُنقطع نہیں ہو گا۔ اور وہ دوسری قُدرت نہیں آسکتی جبتک میں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قُدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی۔ جیسا کہ خُدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خُدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دُوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تُم پر میری جُدائی کا دن

آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خُدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خُدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دُنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزُول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جبتک وہ تمام باتیں پُوری نہ ہو جائیں جن کی خُدا نے خبر دی۔ مَیں خُدا کی طرف سے ایک قُدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خُدا کی ایک مجسّم قُدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دُوسری قُدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خُدا کی قُدرتِ ثانی کے انتظار میں اِکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک مُلک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دُوسری قُدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خُدا ایسا قادر خُدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی ◆

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفسِ پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں[*]۔ خُدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یُورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت

---

[*] ایسے لوگوں کا اِنتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اِس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دُوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خُدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذُرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اُس کو اپنے قُرب اور وحی سے مخصُوص کروں گا۔ اور اُس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو اُن دنوں کے مُنتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے

رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جبتک کوئی خدا سے رُوح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو ✤

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے رُوح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لیئے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دُنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں اور خدا کے لیئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دِل ہو کر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا ✤

خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظّارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کیئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے

بقیہ حاشیہ والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں ٭

خُدا نے مُجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقوٰی ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقوٰی پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقوٰی ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اِس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خُداطلبی کا دعوٰی کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا ٭

دیکھو مَیں تُمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شُدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی مِلَونی رکھتا ہے۔ اور اُس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خُدا کے لیے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خُدا کے لئے اور کچھ دُنیا کے لئے۔ پس اگر تُم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی مِلَونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تُمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خُدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقّع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خُدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خُدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خُدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خُدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور اُن دیواروں پر خُدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خُدا کے لئے ہو جائے گی

اور ہر ایک تلخی اور مُصیبت کے وقت تم خُدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے۔ تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خُدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خُدا تمُہارا خُدا ہے۔ پس اپنی پاک قوّتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پُورے طور پر خُدا کی طرف جُھکو گے۔ تو دیکھو مَیں خُدا کی منشاء کے مُوافق تمُہیں کہتا ہوں کہ تم خُدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خُدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خُدا بھی عملی طور پر اپنا لُطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچّی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ +

تمُہیں خُوشخبری ہو کہ قُرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے۔ اور وہ بات جس سے خُدا راضی ہو۔ اُس کی طرف دُنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پُورے زور سے اِس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دِکھلائیں۔ اور خُدا سے خاص انعام پاویں +

یہ مت خیال کرو کہ خُدا تمُہیں ضائع کر دے گا۔ تم خُدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خُدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھُولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اِس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا پس مُبارک وہ جو خُدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے

اِبتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ اِبتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خُدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوٰی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خُدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اُس کو جہنّم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اُس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹّھا کریں گی۔ اور دُنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے ٭

خُدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اِطّلاع دُوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اُس کے ساتھ دُنیا کی ملَونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بُزدلی سے آلُودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محرُوم نہیں۔ ایسے لوگ خُدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خُدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے ٭

اے سُننے والو سُنو! کہ خُدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خُدا وہ خُدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اِس زمانہ میں وہ سُنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سُنتا ہے اور بولتا بھی ہے اُس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی

صفت بھی مُعطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صِفت سے مخصُوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجُود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجُود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کرسکتا ہے مگر اُس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامدِ حقّہ کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک مُلک کا۔ اور مُتّصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور مُنزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضُعف سے۔ اور مخصُوص ہے اِس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسکی عبادت کریں اور اُس کے آگے کوئی بات بھی اَن ہونی نہیں۔ اور تمام رُوح اور اُن کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور اُن کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اُس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پاسکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجُود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے۔ اُسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اُسی سے اُس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے ؛

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے اسیطرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظّارہ میں بغیر کسی مادّہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدُوم کو موجُود دکھلا دیتا ہے۔ پس اِسی طرح اُس کی تمام قُدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قُدرتوں سے اِنکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امُور کے جو اُس کی شان کے مُخالف ہیں۔ یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قُدرتوں میں۔ اور اُس تک پُہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقانِ مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوّتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوّتِ محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اُس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچّائیاں جو خدا تک پُہنچاتی ہیں اُسی کے اندر ہیں۔ نہ اُس کے بعد کوئی نئی سچّائی آئیگی اور نہ اُس سے پہلے کوئی ایسی سچّائی تھی جو اُس میں موجُود نہیں۔ اس لئے اِس نبوّت پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کیلئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوّتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب

[illegible]

طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس کے مکالمہ مخاطبہ کا اُس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوّت کاملہ تامّہ محمدیّہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں اُمّتی اور نبی دونو لفظ اجتماعی حالت میں اُس پر صادق آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوّت تامّہ کاملہ محمدیّہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوّت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے٭۔ اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیّت اور کمیّت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امورِ غیبیّہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوّت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اِتّفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور جن کے لئے یہ دُعا سکھائی گئی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اُن کے تمام افراد اس مرتبۂ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا۔ اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ اُمّتِ محمدیّہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ بھی نقص تھا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی قوّتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوّتِ قدسیّہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دُعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا اُس کا سکھلانا

٭ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوّتِ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ

بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دُوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فردِ اُمّت کو براہِ راست بغیر پَیروی نُورِ نبوّتِ محمدیّہ کے مل سکتا تو ختمِ نبوّت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس اِن دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے خُدا تعالےٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامّہ مُطہّرہ مُقدّسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرّسُول کی حالت تک اتمّ درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور اُمّتی ہونے کا مفہُوم اور پَیروی کے معنے اتمّ اور اکمل درجہ پر اُن میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ اُن کا وجُود اپنا وجُود نہ رہا۔ بلکہ اُن کے محویّت کے آئینہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وجُود مُنعکس ہوگیا۔ اور دُوسری طرف اتمّ اور اکمل طور پر مُکالمہ مخاطبہ الٰہیّہ نبیوں کی طرح اُنکو نصیب ہُوا۔

پس اِس طرح پر بعض افراد نے باوجُود اُمّتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صُورت کی نبوّت نبوّتِ محمدیّہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوّتِ محمدیّہ ہی ہے جو ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اُس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمّتی بھی ہے۔ ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مُبارک وہ جو اِس نُکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے۔

بقیہ حاشیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے۔ یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اُس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اُس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

عیسٰی علیہ السّلام کو خُدا نے وفات دیدی۔ جیساکہ خُدا تعالےٰ کی صاف اور صریح آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡہِمۡ اِس پر شاہد ہے جس کے معنے آیاتِ متعلّقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خُدا قیامت کو عیسٰیؑ سے پوچھے گا۔ کہ کیا تُو نے ہی اپنی اُمّت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خُدا کرکے مانو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ جبتک مَیں اُن میں تھا تو اُن پر شاہد تھا اور اُن کا نگہبان تھا۔ اور جب تُو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مُبتلا ہوئے ؛

اب اگر کوئی چاہے تو آیت فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کے یہ معنے کرے۔ کہ جب تُو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تُو نے مع جسمِ عنصری مجھے آسمان پر اُٹھا لیا۔ بہرحال اِس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰیؑ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے۔ اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اِس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسٰیؑ جو خُدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خُدا تعالےٰ کے رُوبرو قیامت کے دن بولے گا۔ کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری اُمّت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خُدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر

نہیں۔ پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰؑ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسمِ عنصری آسمان پر ہیں۔ اور بموجب تصریح اِس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اُتریں گے۔ تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہوگی؟ لیکن آسمان پر مرنا آیت فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ کے برخلاف ہے۔ پس اِس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسمِ عنصری نہیں گئے۔ بلکہ مر گئے۔ اور جس حالت میں کِتابُ اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو پھر کِتابُ اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے؟

اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو محض اِجتہادی غلطی قابلِ عفو تھی۔ لیکن جب مَیں خُدا کی طرف سے آ گیا اور صریح اور سچّے معنے قرآن شریف کے کُھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں۔ میرے لئے خُدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی۔ اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصّہ گزر گیا۔ اور ہزارہا نشان ظہور میں آ گئے۔ اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا۔ تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے ✤

دیکھو! مَیں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خُدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اُس پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔ جس کی ایک مدّت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خُدا نے مجھے خبر دی۔ کہ بہار کے زمانہ میں ایک اَور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہونگے

اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اِس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتا نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے٭

اور خدا نے فرمایا زَلْزَلَۃُ السَّاعَۃِ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا

اور پھر فرمایا لَکَ نُرِیْ اٰیَاتٍ وَّ نَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ٭٭۔ یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائینگے اور جو عمارتیں بناتے جائینگے ہم اُن کو گراتے جائینگے۔

اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دیگا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اُس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی جیسا کہ لوطؑ کی بستی جبتک زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر زمین اُلٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے کہ اِس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دُنیا سے پیار کر رہے

٭ مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گزرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔ منہ

٭٭ ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام [illegible] منہ

ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جبتک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں کیونکہ اسکی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک امر اور قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی۔

کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدّت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے! اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم!

تُو صرف اُن لوگوں کو اِسجگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اِس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی٭ اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبّت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبّت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ اٰمین یا ربّ العٰلمین +

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اِس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اسطرف

٭ بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اسقدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ لَکَ دَرَجَۃٌ فِی السَّمَآءِ وَفِی الَّذِیْنَ ھُمْ یُبْصِرُوْنَ۔ وَلَکَ نُرِیْ اٰیٰتٍ وَنَھْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ۔ وَقَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا۔ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ اَتٰٓی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ۔ بَشَارَۃٌ تَلَقَّاھَا النَّبِیُّوْنَ۔ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْقُ۔ وَاَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ وَکُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ۔ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔ یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدَا وَیَسْطُوْا بِکُلِّ مَنْ سَطَا۔ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ۔

مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اسمیں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا:۔

۱۔ اِس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے مَیں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اِس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسیقدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اسکے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کُواں لگایا جائیگا۔ اور اِس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے جو گزرگاہ ہے۔ اِس لئے وہاں ایک پُل تیار کیا جائیگا اور اِن مُتفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا سو کُل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اِس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اِس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اِن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہیگا۔ اعلاءِ کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں ٭

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اِس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہیگی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کُتبِ دِینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے۔ اور خدا تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائیگا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے اُن کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہِ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ اُن اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے +

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف ذور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے ؟ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرتِ مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو انکو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے +

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے

۴۔ ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اِس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے ؎

ہدایت

۱۔ ہر ایک صاحب جو حسبِ شرائطِ متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں۔ تو انکی وصیت پر عملدرآمد اُن کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اِس لئے خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اُس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اُسکو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا ؎

۲۔ ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں جو قادیان سے دُور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں اور وہ اِن شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں تو اُن کے وارثوں کو چاہیئے کہ اُن کی موت کے بعد ایک صندوق میں انکی میت کو رکھ کر قادیان میں پہُنچا دیں۔ اور اگر اِس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پُل وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں جو حسبِ شرائط اِس قبرستان میں دفن ہونگے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ اور تمام لوازم کی تیاری کے بعد جو قبرستان

کے متعلق ہیں قادیان میں ان کی میت لائی جائے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں ان کا قبروں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا[*]

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آیندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جنکو یہ تحریر ملے۔ وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں۔ اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آیندہ نسل کے لئے اسکو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید

کتبہ عاجز کرم علی احمدی کاتب مصلح سنگ

۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

---

[*] کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد / پئے حرص دنیا مدہ دیں بباد
بدیں دار فانی دل خود مبند / کہ دارد نہاں زہر قتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش / ز گورت ندائے درآید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز / پئے فکر دنیائے دوں کم بسوز
ہراں کو بدنیائے دوں مبتلا است / گرفتار رنج و عذاب و عنا است
برست آنکہ بر موت دارد نگاہ / بریدہ ز دنیا دو دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار / کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبیٰ کمر بستہ چست / رہا کردہ سامان ایں خانہ سست
چو کار حیات است کارے نہاں / ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں
جہنم کزو داد فرقاں خبر / ہمیں حرص دنیا ست جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است / چو روزے ازیں رہ گذر کردن است
چرا عاقلے دل بہ بندد دراں / کہ ناگہ وزد بر گل او خزاں
بدیں قحبہ بستن دل خود خطا ست / کہ ایں دشمن دین و صدق و صفا ست
چہ حاصل ازیں دلستان دو رنگ / کہ گاہے بصلحت شد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بداں دلستاں / کہ مہرش رہاند ز بند گراں
برو فکر انجام کن اے غوی / ز سعدی شنو گر ز من نشنوی

عروسی بود نوبت ماتمت!
اگر بر نکوئی بود خاتمت!

ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیّت

رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابلِ اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-

۱۔ اوّل یہ کہ جبتک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اِس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کلِّ الوجوہ تیار ہو گیا ہے اُس وقت تک جائز نہ ہوگا کہ کوئی میّت جس نے رسالہ الوصیت کے شرائط کی پابندی کی ہے. قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے پُل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے تیار ہو جانا ضروری ہوگا. اور اُس وقت تک میّت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائے گی +

۲۔ ہر ایک صاحب جو رسالہ الوصیّت کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم از کم دو گواہوں کی ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں. اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کُل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیّت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دو اخباروں میں اُس کو شائع کر دیں +

۳۔ انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیّت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلی کر کے وصیت کنندہ کو ایک سارٹیفکیٹ اپنے دستخط اور مُہر کے ساتھ دیدے۔ اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رُو سے کوئی میّت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سارٹیفکیٹ انجمن کو دکھلایا جائے۔ اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میّت اس موقع میں دفن کی جائے جو انجمن نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے +

۴۔ اِس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہیں

ہونگے کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اُس میت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا جبتک وہ اپنے طور پر کُل شرائط رسالہ الوصیت کو پُورا نہ کرے +

۵۔ ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی اُنکو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطّلاع دیں تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلّق پیش آگئے ہوں تو اُنکو دُور کرکے اجازت دے +

۶۔ اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعُون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیّت کے تمام شرائط پورے کردیئے ہوں انکی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ انکے فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعُون نہ ہو +

۷۔ یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقُولہ اور غیر منقُولہ کا دسواں حصّہ دیا جاوے بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیّت کرنے والا جہانتک اُسکے لئے ممکن ہے پابندِ احکامِ اسلام ہو۔ اور تقوٰی طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اُسکے رسُول پر سچّا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو +

۸۔ اگر کوئی صاحب دسواں حصّہ جائداد کی وصیّت کریں۔ اور اتّفاقاً اُنکی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہوکر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میّت کو لانا متعذّر ہو تو انکی وصیّت قائم رہیگی اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ انکی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اُس پر یہ واقعات لکھے جائیں +

۹۔ انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اُس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے

کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سے سب سے مقدم اشاعتِ اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے ٭

۱۰۔ انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں اور پارسا طبع اور دیانتدار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے اور اس کی جگہ اَور مقرر کرے ٭

۱۱۔ اگر وصیّتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے تو اُس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ تمام وصیّتی مالوں میں سے دِئے جائیں گے ٭

۱۲۔ اگر کوئی شخص وصیّت کرکے پھر کسی اپنے ضُعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیّت سے مُنکر ہو جائے یا اِس سلسلہ سے رُوگردان ہو جائے۔ تو گو انجمن نے قانونی طور پر اُس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے۔ بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں۔ اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور ردّ کرنے کے لائق ہے ٭

۱۳۔ چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے کُلّی پاک رہنا ہوگا اور اسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں ٭

۱۴۔ جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دُور دراز ملکوں میں اَور انجمنیں ہوں جو اِس کی ہدایت کے تابع ہوں۔ اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میّت کو لانا متعذّر ہے تو اسی جگہ میّت کو دفن کر دیں۔ اور ثواب کے حصّہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصّہ کی وصیّت کرے۔ اور اُس وصیّتی مال پر قبضہ کرنا اُس انجمن کا کام ہوگا جو اُس ملک میں ہے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اُسی ملک کی اغراض دینیہ کے لئے خرچ ہو۔ اور

جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کرکے وہ روپیہ اُس انجمن کو دیا جائے جسکا ہیڈ کوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا +

۱۵۔ یہ ضروری ہوگا کہ مقام اِس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ آیندہ ضرورتیں محسوس کرکے اِس کام کے لئے کوئی کافی مکان تیار کریں +

۱۶۔ انجمن میں کم سے کم ہمیشہ دو ممبر ایسے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیلِ علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں +

۱۷۔ اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رُو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اِس لائق نہ ہو جو وہ اِس قبرستان میں لایا جائے۔ تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہری مُناسب نہیں ہے کہ اِس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا تو اُس کو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونے والے کو +

۱۸۔ اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور بایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور مُتقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دُنیا پرستی یا قصورِ اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو۔ تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اِس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے +

۱۹۔ اگر کوئی شخص خداتعالیٰ کی خاص وحی سے ردّ کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اِس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا +

۲۰۔ میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو۔ اُس کو اِن شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا مُنافق ہوگا +

یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئی ہیں۔ آیندہ اِس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائیگا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اِس انتظام کو اغراضِ نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اِس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اِس انتظام سے مُنافق اور مومن میں تمیز کرے۔ اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اِس الٰہی انتظام پر اِطلاع پاکر بلاتوقّف اِس فکر میں پڑے ہیں کہ دسواں حصہ کُل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مُہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اِسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہدیں کہ ہم ایمان لائے اور ابھی اُنکا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہؓ کا امتحان جانوں کے مُطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دیجائے کہ وہ اِس قبرستان میں دفن کیا جائے کسقدر دُور از حقیقت ہے؟ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بِنا ڈالی۔ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کرکے دکھلا دے۔ اِس لئے اُس نے اب بھی ایسا ہی کیا +

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جبتک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اِس میں بھی مُنافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مُقدّم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائیگا۔

کہ بیعت کا اقرار اُنہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزریگا اور اس سے انکی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالےٰ کی اُن پر رحمتیں ہونگی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آرہے ہیں۔ اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدُّنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اِس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اُس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اُس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لیے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لیئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کروگے اور بہشتی زندگی پاؤگے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جُدا کیئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد خدا تعالیٰ کیطرف سے مسیح موعود
۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء

البشیر احمد بھٹی احمدی خوشنویس تحریر نمود

ابو الفضل محمود قادیان نے ۱۹۳۳ء میں رسالہ الوصیت کا عکس تیار کرایا اور صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کو ملکر تصحیح کی ؛

مطبعہ فوٹو آرٹ پریس لاہور

پبلشر ۔ ابو الفضل محمود قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شرائط بیعت

معزز حضرات! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مندرجہ ذیل شرائط بیعت پر جن ناظرین کا شرح صدر ہو وہ فوراً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیں۔ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلیوے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سی بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُنکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سی اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سی کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سی منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ✤

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خُلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ✤

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خُداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ✤

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخُوّت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخُوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✤ (از حضرت مسیح موعودؑ)

پبلشر ابوالفضل محمود قادیان

[illegible]

مطبوعہ فوٹو آرٹ پریس لاہور